141646 ـ روزے كى حالت ميں ماہر سرجن تركيز كھو بيٹھے تو كيا روزہ نہ ركھے ؟

سوال

ايك ماہر سرجن ڈاكٹر روزانہ تقريبا چار سے پانچ آپريشن كرتا ہے، يعنى دوسرے معنوں ميں وہ چار يا پانچ افراد كى زندگيوں كا ذمہ دار ہے، اور روزے ميں اسے مشقت ہوتى ہے وہ تركيز كھو بيٹھتا ہے، اور يہ كام يعنى آپريشن باريك بينى سے عمل چاہتا ہے، تو كيا ڈاكٹر روزہ نہ ركھے، يہ علم ميں رہے كہ سارا سال اس كا يہى كام ہے صرف ہفتہ ميں ايك چھٹى ہوتى ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

رمضان المبارك كے روزے ہر عاقل و بالغ اور مقيم و تندرست شخص پر فرض ہيں؛ كيونكہ اللہ تعالى كا ارشاد ہے:

اے ايمان والو تم پر روزے فرض كيے ہيں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر روزے فرض كيے گئے تھے تا كہ تم تقوى اختيار كرو، يہ گنتى كے چند دن ہيں، تو تم ميں سے جو كوئى مريض ہو يا سفر پر تو وہ دوسرے ايام ميں گنتى پورى كرے البقرة (183 ـ 184).

اور پھر روزہ دين كے پانچ اركان ميں سے ايك ركن ہے جن پر اسلام كى بنياد قائم ہے، جيسا كہ معلوم ہے كہ يہ دين كى ان اشياء ميں شامل ہوتا ہے جس كا علم ہونا ضرورى ہے، اسلامى ممالك ميں ہر چھوٹا اور بڑا اس كى تعظيم پر پرورش پاتا ہے، اور اس كى تعظيم كرنا مسلمانوں كى فطرت ميں شامل ہو چكى ہے.

اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

يہ سن لياتو اب اور سنو! جو كوئى بھى اللہ كے شعائر و نشانيوں حرمت تعظيم كرے يہ اس كے دل كى پرہيزگار كى وجہ سے ہے الحج (32).

مزيد آپ سوال نمبر (38747) كے جواب كا مطالعہ ضرور كريں.

مسلمان پر واجب ہے كہ وہ اللہ كى تعظيم كرتے ہوئے اس شعار كى بھى تعظيم كرے، اور اس ميں سستى و كاہلى كرنے سے اجتناب كرے، اور اسے قائم كرنے اور اس كى ادائيگى كى ہر ممكن كوشش و سعى كرے جيسا كہ اللہ نے

حکم دیا ہے؛ اور اگر اس کے لیے روزے کی حالت میں کام کرنا مشکل ہو اور مشقت کا باعث بنتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ اپنا کام دن کی بجائے رات کو کر لیا کرے.

جب ایسا کرنا ممکن ہو، اس قسم کے عام آپریشن رات کو کیے جا سکتے ہیں، لیکن ایمرجنسی آپریشن کے علاوہ باقی تو رات کو کرنے ممکن ہیں، جس طرح دن کو ہو سکتے ہیں رات کو بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہ بہت سارے ڈاکٹروں کی عادت بھی ہے.

اور اگر اس کے لیے اپنا کام رات کو کرنا ممکن نہیں تو اس کے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی سالانہ چھٹی رمضان المبارک میں حاصل کیا کرے، یا پھر اگر ممکن ہو سکے تو کچھ چھٹیاں رمضان میں لے لیا کرے تا کہ روزے کے لیے بالکل فارغ ہو.

اور اگر اس کے لیے ایسا کرنا بھی ممکن نہیں، اور وہ کوئی ایسا دوسرا کا بھی نہیں پاتا جس میں رمضان المبارک کے روزے رکھ سکے، اور کام چھوڑنے سے اسے نقصان و ضرر ہوتا ہے تو پھر اس کے لیے اس دن روزہ چھوڑنے کی اجازت ہوگی جس میں اسے بالفعل مشقت ہوتی ہو، یہ نہیں کہ صرف خدشہ کے پیش نظر وہ روزہ ہی نہ رکھے کہ اسے مشقت ہوگی.

اور پھر بعد میں وہ ان روزوں کی قضاء ہفتہ وار چھٹیوں میں کر لیا کرے، یا پھر دوسرے دن جس میں روزہ رکھنا ممکن ہو، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ ان روزوں کی قضاء دوسرا رمضان شروع ہونے سے قبل مکمل کر لے.

شرح منتھی الارادات میں درج ہے:

" جس شخص کا کام کاج سخت اور شدید ہو اور اسے کام ترک کرنے سے ضرر و نقصان ہوتا ہو، اور اسے ضائع ہونے کا خدشہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھے، اور اس کی قضاء کرے، اما آجری نے یہی بیان کیا ہے " انتہی

دیکھیں: شرح منتھی الارادات (1 / 478).

اور الموسوعۃ الفقھیۃ میں درج ہے:

" احناف کا کہنا ہے: کاریگر اپنے اخراجات کا محتاج ہے مثلا نانبائی اور کٹائی کرنے والا شخص، جب اسے یہ معلوم ہو کہ اگر وہ اپنا کام کریگا اور اسے کام کی بنا پر نقصان و ضرر ہو گا تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، لیکن مشقت و ضرر سے قبل اس کے لیے روزہ چھوڑنا حرام ہے " انتہی

دیکھیں: الموسوعۃ الفقھیۃ (28 / 57).

اور مستقل فتاوى كميٹی كے فتاوى جات ميں درج ہے:

" مكلف كے ليے رمضان المبارك كا روزہ اس ليے چھوڑنا جائز نہيں كہ وہ كام كاج كرتا ہے، ليكن اگر كام كى بنا پر اسے مشقت اور عظيم ضرر پہنچے جس كى بنا پر اسے روزہ كھولنے پر مجبور ہونا پڑے تو اس ميں كوئى حرج نہيں وہ روزہ كھول لے اور پھر غروب آفتاب تك بغير كھائے پيئے ہى رہے، اور لوگوں كے ساتھ ہى عيد منائے، اور جس دن اس نے روزہ توڑا تھا اس كى قضاء بعد ميں كر لے " انتہى

ديكھيں: فتاوى اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (10 / 233).

مزيد تفصيل كے ليے آپ سوال نمبر (65803) اور (132438) كے جوابات كا مطالعہ ضرور كريں.

واللہ اعلم .